سوال

(438) جلالہ کا اطلاق کس جانور پر ہوتا ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اقوام اہیر جن کو گوالا بھی کہتے ہیں پیشہ دودھ و دہی فروشی کا کرتے ہیں اور قوم ہنود ہوتے ہیں یہ لوگ اپنے جانور گائے بھینس کو صرف چارہ گھانس اور تل کا فضلہ یعنی کھلی و بھوسہ کھلاتے تھے اور دودھ بھی عمدہ ہوتا تھا بعد جس قدر سلسلہ گرانی کا شروع ہوا تب سے گھوڑوں کی لید مسل کچڑ کے مندل کر کے بمقدار کثیر ٹوکروں میں بھر کر اس پر کسی قدر ڈال کر کھلاتے ہیں اور اسی حالت میں ان کا دودھ نچوڑتے ہیں چونکہ یہاں بکثرت گھوڑے ہیں اس وجہ سے بکثرت مل بھی جاتی ہے اور گل مواکو سڑا کر اس کی شراب اتارتے ہیں اس کا فضلہ جس میں عفونت ہوتی ہے وہ بھی بھینسوں کو کھلاتے ہیں اب دریافت طلب یہ ہے کہ وہ جانور جلالہ کے حکم میں ہوکر اس کے دودھ کا کھانا پینا ناجائز ہوگا یا جائز؟ تحریر فرمائیے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اگر جانور مذکور کے دودھ وغیرہ میں نجس چارہ کی بو یا رنگ یا مزہ باقی ہو تو استعمال سے پرہیز کریں جانور مذکور پر ایسی حالت میں جلالہ کا حکم جاری ہوگا اور اگر بو یا رنگ یا مزہ باقی ہو تو استعمال میں لائیں (جانور مذکور پر ایسی حالت میں جلالہ کا حکم جاری نہ ہوگا) حنفی مذہب کی معتبر کتابوں کا یہی خلاصہ ہے لغت کی معتبر کتاب "لسان العرب" میں ہے

"ابل جلالۃ تاکل العزرۃ وقد نہی عن لحومہا والبانہا والجلالۃ البقر التی تتبع النجاسات ونہی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن اکل الجلالۃ ورکوبہا والجلالۃ من الحیوان التی تاکل الجلۃ والعذرۃ والجلۃ البعر (الی قولہ) فاما اکل الجلالۃ فحلال ان لم یظہر النتن فی لحمہا"[1]

("ابل جلالہ" اس اونٹ کو کہتے ہیں جو گندگی کھاتا ہے چنانچہ ایسے اونٹوں کے گوشت کھانے اور دودھ پینے سے منع کیا گیا اور بقر جلالہ" وہ گائے ہے جو نجاستوں کے درپے ہوتی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جلالہ (جانور کوئی بھی ہو) کھانے اور اس پر سواری کرنے سے منع فرمایا ہے حیوانات میں سے جلالہ وہ ہے جو مینگنیاں اور پاخانہ کھاتا ہے۔"جلالہ "مینگی (اور لید) کو کہتے ہیں پس جلالہ جانور کو کھانا حلال ہے بشرطیکہ اس کے گوشت میں گندگی کے اثرات نہ پائے جائیں)

ایسا ہی عون المعبود حاشیہ سنن ابی داود (۳/۴۱۲) میں ہے اور ردالمحتار حاشیہ در مختار میں ہے:

"وفی التجنیس اذا کان علفہا نجاسۃ تحبس الدجاجۃ ثلاثۃ ایام والشاۃ اربعۃ والابل والبقر عشرۃ وہو المختار علی الظاہر وقال السرخسی: الاصح عدم التقدیر و تحبس حتی تزول الرائحۃ المنتنۃ وفی الملتقیٰ المکروہ الجلالۃ التی اذا قربت وجد منہا رائحۃ فلا تؤکل ولا یشرب لبنہا الخ[2]

(تجنیس میں ہے کہ جب اس کا چارہ اور کھانا نجاست وگندگی بن جائے تو ان کو بند کردیا جائے چنانچہ مرغی کو تین دن کے لیے ،بکری کو چار دن اور اونٹ و گائے کو دس دن کے لیے بند کردیا جائے بہ ظاہر یہی مختار مذہب ہے سرخسی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ صحیح مذہب یہ ہے کہ ان جانوروں کے لیے الگ الگ مدت کا تعین نہ ہو بلکہ ہر ایسے جانور کو اس وقت تک بند رکھا جائے جب تک اس کی بدبو وغیرہ دور نہ ہوجائے "متلقی" میں ہے کہ مکروہ جلالہ وہ جانور ہے کہ جب اسے قریب کیا جائے تو اس سے بدبو آئے ۔ لہٰذا ایسے جانور کا گوشت کھایا جائے نہ اس کا دودھ پیا جائے)

---

[1] ۔لسان العرب (١/٦٦٤)

[2] ردالمحتار(٦/٣٠٦)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الاطعمۃ، صفحہ: 669

محدث فتویٰ